روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱-۷۶ | منگل ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲۴ فتح ۱۳۷۰ ہش، ۲۴ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۹۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کے بغیر تدبیریں بے ثمر رہتی ہیں

"ہر شخص کی رُوحانی صحت کو برقرار رکھنے اور اس کی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے لئے جتنی بھی آپ تدبیریں کریں۔ اگر دُعا کا سہارا ساتھ نہ ہو تو وہ تدبیریں بے ثمر رہیں گی۔ اس لئے ہر عہدیدار اور ہر مربّی کو دُعاگو بننا پڑے گا۔ اور رفتہ رفتہ تمام خدام میں دُعا کی لگن پیدا کرنی ہوگی۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت دُعائیں کرتے رہو تاکہ ان بلاؤں سے نجات ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ عملی نمونہ کے سوا بیہودہ قیل قال فائدہ نہیں دیتی اور جیسے یہ ضروری ہے کہ ڈر کے سامانوں سے پہلے ڈرنا چاہیئے۔ یہ بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ڈر کے سامان قریب ہوں تو ڈر جاؤ اور جب وہ دُور چلے جاویں۔ تو بے باک ہو جاؤ بلکہ تمہاری زندگی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھری ہوئی ہو خواہ مصیبت کے سامان ہوں یا نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ مقتدر ہے وہ جب چاہتا ہے مصیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے کشائش کرتا ہے جو بھی اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے۔ ڈرنے والا اور نہ ڈرنے والا کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ایک فرق رکھ دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۳)

"ایک توبہ انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور ایک خدا کی طرف سے۔ خدا کی توبہ کے معنے رجوع کے ہیں کیونکہ اس کا نام توّاب ہے۔ انسان توبہ کرتا ہے تو گناہ سے نیکی کی طرف آتا ہے اور جب خدا توبہ کرتا ہے تو وہ رحمت سے اُس کی طرف آتا ہے اور اس انسان کو لغزش سے سنبھال لیتا ہے۔ جب اس قسم کی خدا کی توبہ ہو تو پھر لغزش نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ انسان توبہ کرتا ہے پھر اس سے ٹوٹ جاتی ہے اور قضاء وقدر غالب آتی ہے پھر وہ روتا ہے گڑگڑاتا ہے پھر توبہ کرتا ہے مگر پھر ٹوٹ جاتی ہے اور وہ بار بار تضرّع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ پھر آخرکار جب انتہا تک اس کی تضرّع اور ابتہال پہنچ جاتے ہیں تو پھر خدا توبہ کرتا ہے یعنی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے (. . . . . .) اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اب اس کی فطرت ایسی بدل دی گئی ہے کہ گناہ نہ ہو سکے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

اپنی پنجوقتہ نمازوں کو خوف اور حضور سے ادا کرو

"سواے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء کو تعطیل ہو گی۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

حقیقی عزت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ عطا کرے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کیوں کسی سے ہنسی اور مخول کرتے ہو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ خدا کے نزدیک کون بڑا اور کون چھوٹا ہے در حقیقت بڑا تو وہی ہے جو اللہ کے نزدیک بڑا ہے اور چھوٹا وہی ہے جو اللہ کے حضور چھوٹا ہے۔ اگر کوئی انسان عمدہ کھانا کھا رہا ہو۔ اور اس نے بہت اعلیٰ پوشاک پہنی ہو بڑا خوبصورت ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہو تو وہ ذلیل ہی ہوگا۔ اور خواہ کوئی ساری دنیا کا بادشاہ بھی ہو تو بھی وہ معزز نہیں ہو سکتا۔ وہ انسان جس کے سر پر تلوار لٹک رہی ہو کیا اس کو کوئی عیش و آرام بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں اسی طرح اگر کوئی ساری دنیا پر بھی حکومت کرتا ہو لیکن اسے خیال ہو کہ مرنے کے بعد مجھ سے بدترین معاملہ کیا جائے گا۔ اور مجھے ایک ایسے دربار میں ذلیل اور رسوا کیا جائیگا جہاں میرے باپ دادا اور بیٹے بیٹیاں سب رشتہ دار موجود ہوں گے اور میرے اس ناز و نعمت میں پلے ہوئے جسم کو آگ میں ڈالا جائے گا تو ایسے شخص کی زندگی کہاں سکھ اور آرام کی زندگی ہو سکتی ہے۔ ایک شخص جس کو صلیب پر لٹکایا جانا ہو اس کو اگر عمدہ

باقی صٓ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴؍فتح ۱۳۷۰ ہش ۲۴؍دسمبر ۱۹۹۱ء

متقیوں کا اختلاف رحمت ہے

جھگڑا اختلاف سے نہیں ہوتا۔ دل کی کیفیت سے ہوتا ہے۔ ہزار اختلاف ہو اگر برداشت کر لیا جائے۔ یا اس کی کیفیت پر غور کرنے کی عادت ڈال لی جائے تو اختلاف کی لہر آتی ہے اور گذر جاتی ہے۔ عام طور پر اس بات پر تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے کہ بات تو ذرا سی تھی۔ جھگڑا اتنا طول پکڑ گیا یا نتیجہ اتنا سنگین نکلا۔ اخبارات میں کئی دفعہ ایسی خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ بازار میں چند پیسوں کی بات تھی۔ جھگڑا شروع ہوا، مار پیٹ ہوئی اور ایک شخص جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ خبر پڑھ کر یقین نہیں آتا کہ ایسا ہوا ہوگا۔ لیکن ایسا ہوتا ہے۔ یقین اس لئے نہیں آتا کہ چند پیسوں کی کیا بات ہے۔ ان کے لئے جھگڑا کیوں کیا جائے۔ لیکن بات پیسوں کی کم ہوتی ہے اور دل کی کیفیت کی زیادہ۔ ایک نے گالی دی۔ دوسرے نے تھپڑ مارا۔ پہلے نے چاقو نکال لیا اور بات انتہا تک پہنچ گئی۔

اور پیسوں ہی کی کیا بات ہے۔ کوئی بھی بات ہو۔ اور کہیں بھی ہو۔ بات بڑھ جاتی ہے اور بُرے انجام تک جا پہنچتی ہے۔ لوگ چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ بھی ایک آدھ گھونسہ کھا بیٹھتے ہیں۔ گرم مزاج اور گرم ہو جاتا ہے کچھ سوجھتا نہیں۔ اور اگر کچھ سوجھتا ہے تو وہ یہی کہ دوسرے شخص کو اس کی بات کا مزہ چکھا دیا جائے۔ آجکل تو بعض اوقات یہ بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ بلڈ پریشر کا مریض ہے۔ ہوگا۔ لیکن زیادہ تر بات ہوتی ہے دل کی کیفیت کی۔ اختلاف خود بُری بات نہیں۔ آخر تمام لوگوں کے ذہن اور دل ایک جیسے تو نہیں۔ کہ ایک ہی طرح سوچیں اور ایک ہی نتیجہ پر پہنچیں۔ اختلاف تو ہوگا۔ لیکن اگر ہم دوسرے کو اختلاف کا حق دیں اور وجہ اختلاف پر غور کرنے کی عادت ڈالیں تو مسائل کا حل مشکل نہیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ مسئلہ مسئلہ ہی نہیں رہتا۔ بات الجھن میں پڑتی ہی نہیں اور اگر کوئی گرہ ہے تو خود بخود کھلنے لگتی ہے۔

اسی بات کو مذہبی رنگ میں پیش کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ متقیوں کا اختلاف بابرکت ہوتا ہے وہ غصہ میں آتے ہی نہیں۔ وہ بے سوچے سمجھے بات کرتے ہی نہیں۔ وہ دوسروں کی بات پر ٹھنڈے دل سے غور کرتے ہیں اور اس سے بھی پہلے جو کچھ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بات کرنے والا نیک دلی سے بات کرتا ہے۔ بات میں الجھاؤ پیدا نہیں کرتا اور بات اس لئے نہیں کرتا کہ دوسرے کو نقصان پہنچے۔ یہی متقیوں کی شان ہے۔ وہ اختلاف بھی کرتے ہیں تو اپنے مفاد کو الگ کر کے۔

حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "نظام جماعت میں تو کوئی رخنہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا اگر تقویٰ سے کام لیا جائے لیکن رُوح تقویٰ کی ہی ہے جو کام کرتی ہے مجلس میں بھی کوئی بات تکلیف نہیں دیتی۔ اگر وہ تقویٰ پر مبنی ہو اور متقیوں کا اختلاف ہمیشہ رحمت بنتا ہے۔"

میں نہیں کہتا کہ اَوروں کا نہ بن
ان کا بن، لیکن مجھے اپنا بنا
دائیں بائیں دیکھتے رہتے ہیں لوگ
کچھ نہیں میں دیکھتا تیرے سوا

ابو الاقبال

○

رودادِ رنگ و بُو ہے فریبِ نظر کی بات
گفتارِ عاشقی ہے جہانِ دِگر کی بات

ناپائدار سے ذرا صرفِ نظر تو کر
تُم کو سُناؤں عالمِ پائندہ تر کی بات

اُس کا جمال دیکھنا ممکن تو ہے مگر
جذبِ دروں کا کام ہے تابِ نظر کی بات

آغاز اِک نگاہ تھی انجام ایک آہ!
کیا مختصر ہے زندگیٔ مختصر کی بات

دیر و حرم سے کُنجِ خرابات میں گئی
میری جبیں کی بات ترے سنگِ دَر کی بات

دونوں کی بات عمرِ خضر سے دراز ہے
پہلے مَیں دل کی بات کروں یا جگر کی بات

جس رہگزر میں زندگی ساری گزار دی
آتی ہے یاد بارہا اس رہگزر کی بات!

حُسنِ ازل سے تا بہ جمالِ ابد گئی
رنگین و دلفریب ہے میرے سفر کی بات!

ہے وقت سرد مہر زمانہ ہے اجنبی
اعجازؔ کس سے کیجئے مژگانِ تر کی بات؟

سعید احمد اعجازؔ

بقیہ: صا سے آگے

سے عمدہ کھانا لا کر دیا جائے اور اعلیٰ سے اعلیٰ پوشاک پہنائی جائے تو اسے کہاں مزا آسکتا ہے۔ کیوں۔ وہ تو جانتا ہے کہ یہ کھانا ابھی مجھے ہضم نہیں ہونے پائے گا کہ میری جان نکل جائے گی اور یہ کپڑے ابھی میلے بھی نہ ہو سکیں گے کہ میری روح جسم سے جدا ہو جائے گی۔ اسی طرح وہ انسان جس کی زندگی بدکاری میں گذرتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ مجھے مرنے کے بعد سخت سزا ملے گی اس کی بھی ایسی ہی زندگی ہے جس کے سر پر تلوار کھنچی ہوئی ہو اور وہ خوراک کھا رہا ہو اور پوشاک پہن رہا ہو۔ اسے دیکھنے والا تو یہی سمجھیگا کہ عمدہ کھانا کھا رہا ہے اور اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ لیکن اس آدمی سے پوچھنا چاہیئے کہ اس کی کیا حالت ہے پس بڑائی اسی کی ہے جس کو خدا تعالیٰ دے۔ خود اپنے منہ سے کوئی بڑا نہیں بن سکتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

اخلاق کا ظہور

اس امر کو مثالوں سے ثابت کر دینے کے بعد کہ اخلاق کا ظہور جن خاصیتوں سے ہوتا ہے وہ ذراتِ عالم میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اب میں یہ بتاتا ہوں کہ وہ کون سی خاصیتیں ہیں جو اخلاق کا مادہ ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ مادہ کی ابتدائی حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مادہ میں شش جہات ہیں یعنی اوپر نیچے دائیں بائیں، آگے پیچھے" اسی طرح چھ باطنی جہات بھی ہیں۔ اور وہ بھی اپنی نسبت کے لحاظ سے اسی طرح جوڑا جوڑا ہیں۔ جس طرح ظاہری جہات جوڑا جوڑا ہیں۔ یعنی جس طرح ظاہری جہات ایک نسبت کے لحاظ سے مثلاً دائیں ہوتی ہے تو دوسری نسبت سے بائیں۔ ایک نسبت سے آگے ہوتی ہے اور ایک نسبت سے پیچھے ایک نسبت سے اوپر ہوتی ہے اور دوسری نسبت سے نیچے۔ اسی طرح باطنی چھ جہات بھی نسبتوں کے لحاظ سے وہ دو دو قسم ہوتی ہیں یعنی ذکوری و اناثی، دوسروں پر اپنی تاثیر ڈالنے والی اور دوسروں سے اثر قبول کرنے والی۔ یہ ظاہر بات ہے کہ اس چیز پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا جو اثر نہ قبول کر سکے۔ مثلاً آٹا نرم ہوتا ہے اس میں مٹھی گھس جاتی ہے مگر میز میں نہیں گھس سکتی۔ کیونکہ یہ اس کے اثر کو قبول نہیں کرتی۔ اس سے معلوم ہوا تبھی کوئی کام ہو سکتا ہے جب کہ ایک طرف کام کرنے کی طاقت اور دوسری طرف اثر قبول کرنے کی اہلیت ہو۔ ہر ذرہ جو پایا جاتا ہے اس میں کھینچنے اور کھینچے جانے کی طاقت ہے۔

پہلی باطنی جہت جذب یعنی کھینچنے کی طاقت ہے اور اس کے ساتھ ہی میل یعنی جھکنا۔ جب موافق سامان پیدا ہو جائیں گے تو کھینچنے لگ جائے گا۔ یا دوسری طرف کھنچ جائے گا۔ اسی طرح دوسری جہت دفع کی ہے۔ اور اس کے ساتھ کی دوسری طاقت اعراض کی۔

تیسری خصوصیت ہر ذرہ میں افناء۔ ہر چیز جو اپنا وجود قائم کرتی ہے دوسری اشیاء کو فنا کرتی ہے مثلاً میں اپنا ہاتھ یہاں سے اٹھا کر جہاں رکھوں تو پہلے ہاتھ رکھنے کی جو شکل تھی وہ فنا کر کے دوسری بنائی گئی۔ اسی طرح ذرات جب اثر قبول کر کے نئی شکل اختیار کرتے ہیں تو پہلی پر فنا وارد ہو جاتی ہے۔ اس کے متقابل کی خصوصیت فنا کی ہوتی ہے یعنی ہر ذرہ میں جہاں دوسرے کو فنا کرنے کی قابلیت ہے وہاں اس میں خود فنا ہونے کی بھی قابلیت ہے۔ چوتھی خصوصیت البقاء کی ہے کوئی چیز گراؤ آگے دیوار ہو تو وہ اسے ٹھہرا لے گی۔ یہ باقی رکھنے کی طاقت ہے۔ اس کے متقابل کی خصوصیت بقاء ہے یعنی بقاء رہنے کی قابلیت۔ پانچویں خصوصیت اظہار کی ہے۔ یعنی بعض چیزوں کو ابھارنا، ظاہر کرنا۔ ہر ذرہ دوسرے کو ابھارتا ہے اسے موٹا اور نمایاں کر دیتا ہے۔ اس کے متقابلے کی خصوصیت ظہور ہے یعنی ہر ذرہ میں نمایاں ہونے اور ظاہر ہونے کی خصوصیت بھی ہے۔ چھٹی خصوصیت اخفاء ہے یعنی کسی چیز کو مخفی کر دینا مثلاً میرے ہاتھ کے پیچھے کوئی چیز ہو تو وہ اسے چھپا لے گا۔ اس کے متقابلے میں خفاء یعنی چھپنے کی طاقت ہے یعنی اپنے وجود کو مخفی کر دینا اور دوسرے کے سائے میں آجانا۔

یہ طاقتیں جو مادہ کے باریک سے باریک حصہ میں پائی جاتی ہیں اخلاق کی بنیاد ہیں تمام اخلاق کی بنیاد انہی پر ہے۔ اور یہی ترقی کرتے کرتے انسان میں ایک حیرت انگیز صورت میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ جوں جوں مادہ مرکب ہوتا جاتا ہے اجزاء ملتے جاتے ہیں۔ اس کے افعال میں زیادتی اور صفائی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ جوں جوں مادہ ترقی کرتا ہے۔ یہ خاصیتیں اعلیٰ پیرائے میں اور مختلف اقسام سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور جس قدر ادنیٰ ہوتا جاتا ہے ان خصوصیات کا ظہور ادنیٰ اور محدود ہوتا جاتا ہے جب تک خالص مادی قوانین کے ماتحت یہ خاصیتیں عمل کرتی ہیں اس وقت تک ہم ان کے ظہوروں کو اچھا اور برا تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر اخلاق فاضلہ یا سیئہ نہیں کہہ سکتے۔ جس طرح ہر چیز جو کام بگاڑ دے ہم اسے برا اور جو کام دے اسے اچھا کہنے لگ جاتے ہیں اور اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ ان چھ خاصیتوں کا ظہور ان سے قانونِ قدرت کے مطابق پوری طرح ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا۔ دیکھو یہ سوئی اگر کسی پر جا گرے تو اسے برا محسوس ہو گا مگر یہ نہیں کہے گا کہ یہ سوئی کی بد خلقی ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو کہیں پڑا ہوا ایک پیسہ مل جائے تو وہ کہے گا اچھی بات ہے مگر یہ نہ کہے گا کہ پیسہ کی بڑی مہربانی ہے۔ پس جب تک افعال مادی ظہور کے مطابق ہوں ہم انہیں اچھا یا برا تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر اخلاق نہیں قرار دے سکتے۔ اچھا یا برا کہنے سے مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ ہمارے منشاء کے مطابق وہ کام کر رہے ہیں یا ہمارے منشاء کے خلاف۔ بعض دفعہ اچھائی یا برائی نسبتی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کو گولی لگی تو جو اس شخص کے ہمدرد ہوں گے وہ کہیں گے برا ہوا۔ لیکن جو مخالف ہوں گے وہ کہیں گے اچھا ہوا یہ برائی اور اچھائی نسبتی ہے۔ ہم اسے خلق نہیں کہہ سکتے۔ یہ ایک طبعی قوت کا اظہار ہے جو طبعی قوانین کے ماتحت ظاہر ہو رہی ہے۔ ارادہ کا چونکہ دخل نہیں اس لئے اسے خلق بھی نہیں کہتے مگر فعل ایک ہی قسم کا ہے ہاں مگر جب ترقی کرتے کرتے مادہ انسانی شکل اختیار کرتا ہے تو یہ چھ خاصیتیں سینکڑوں شکل میں ظاہر ہونے لگتی ہیں چونکہ انسان مادہ سے مرکب در مرکب ہو کر بنا ہے اور اسی وجہ سے یہ خاصیتیں بھی اس کے اندر مرکب در مرکب ہوتی چلی گئی ہیں۔ ان کی مثال رنگوں کی ہے۔ کہ جو اصل میں تو صرف چھ سات ہیں مگر ان کو مرکب کر کے سینکڑوں رنگ پیدا کر لئے گئے ہیں چونکہ انسان میں ان خاصیتوں کا ظہور نئے رنگ میں ہونے لگتا ہے اسے خُلق یعنی جسمانی پیدائش سے ممتاز کرنے کے لئے اسے خلق (پیدائش سے) کہنے لگے ہیں۔ ورنہ اصل میں وہی چھ خاصیتیں ہیں جو ابتدائی سے ابتدائی مادہ میں بھی پائی جاتی ہیں جب تک وہ جمادات میں کام کرتی ہیں ان کو طاقتیں کہتے ہیں جب نباتات میں ایک زیادہ مکمل ظہور ان کا ہوتا ہے انہیں حسیّں کہتے ہیں۔ جب حیوانات میں اس سے بھی زیادہ مکمل ظہور ہوتا ہے تو انہیں شہوات یا طبعی تقاضے کہتے ہیں۔ اور جب اس سے بھی زیادہ مکمل صورت میں انسان میں ان کا ظہور ہوتا ہے تو فکر اور ارادے کے بغیر ان کے ظہور کو طبعی تقاضے یا اظہار فطرت کہتے ہیں اور جب ارادے یا فکر کے ماتحت ان کا ظہور ہوتا ہے تو اسے خلق کہتے ہیں یعنی ترقی کے اعلیٰ درجے پر پہنچ گئیں۔

یہ فاصلے

(بشیر الدین احمد سامی)

جب نہیں تھے۔ بچوں کی تربیت گاہیں۔ والدین کے گھر اور پھر اساتذہ کی صحبتیں ہوا کرتی تھیں۔ ماؤں کی دلنواز لوریوں سے بہلے ہوئے بچے جب اپنی اٹھان کو پہنچتے تھے تو اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال ہوتا تھا۔ ان کے بہکنے کا احتمال نہیں رہتا تھا۔ سکولوں میں اساتذہ کی عزت اور احترام کا عملی درس ان کے طور، اطوار بدل کر رکھ دیتا تھا۔ بڑوں کی ہر بات ادب سے سننے اور کان دھرنے کے عادی ہو جاتے تھے۔ یہ ایک ایسا فطری میلان تھا جو فاصلے پیدا ہی نہیں ہونے دیا کرتا تھا۔ لیکن آج ہم فاصلے، فاصلے پر کھڑے ہیں یورپ میں پھولنے پھلنے والی نسل میں اپنے حق کو مقدم رکھنے کا احساس اس حد تک جڑ پکڑ رہا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں اپنے بڑوں کے ساتھ، اپنے والدین کے ساتھ بلا تامل بے ادبی کی زبان استعمال کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ ادب و آداب کی سب قدریں اس حد تک گم ہوتی جا رہی ہیں کہ مشورے ان کو گوارا نہیں ہوتے۔ یہی وہ موڑ ہے جہاں سے فاصلے اپنی جگہ بنانا شروع کرتے ہیں۔ اگر نئی نسل میں والدین کا احترام اس قدر دل میں جاگزیں نہ ہو کہ وہ اپنے حقوق اور شوق کو ان کی خواہشات کے احترام میں قربان کر سکیں تو فاصلوں کا پاٹنا مشکل ہو جائے گا۔ اس دور میں نئی نسل ایسی حقیقتوں پر نظر رکھنے کا شعور تو رکھتی ہے جو ظاہر اور باہر ہوں مگر توکل علی اللہ کے فلسفہ سے بہرہ ور نہیں کیونکہ ان کی پرورش اس فضاء میں نہیں ہو سکی جس میں ہمارے بڑوں نے تربیت پائی تھی ایسے ماحول میں جب وہ بات چیت کرتے ہیں تو ان کے لئے ہر بات بوجھل ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ کترا کر نکل جانا چاہتے ہیں۔ فرار کی راہیں تلاش کرنا شروع کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے خیالات اور احساسات کا اگر تھوڑی دور بھی ساتھ دیا جائے۔ تو وہ ایسی غلط خود اعتمادی کا شکار ہو جائیں گے جو انہیں مادیت کی طرف لے جانے والی ہے۔ اور انہیں ایسی ایمان افروز لذتوں سے محروم کر دے گی جو روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔

پس ضرورت ہے کہ ہمارے اسلاف نے جو روحانی لذتیں اُٹھائی تھیں۔ اور جن کا کچھ حصہ ورثتاً ہم تک بھی پہنچا ہے اس سے نئی نسل کو بھی روشناس کرائیں تا یہ فاصلے، فاصلے نہ رہیں۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ لندن نومبر ۱۹۹۱ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

بعض اوقات تصویر سامنے رکھ کے اس بات کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ تصویر کے کس پہلو سے بات شروع کی جائے آخر تصویر میں جتنے لوگ نظر آتے ہیں ان میں سے ہر ایک کی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو پر بات کی بھی جا سکتی ہے اور عین ممکن ہے کہ اس بات میں دوسری باتوں کی نسبت دلچسپی بھی زیادہ ہو۔ مثلاً اس وقت جو تصویر میرے سامنے ہے یہ سیرالیون میں لی گئی تھی۔ اس میں سات پاکستانی عمامہ پوش مربی موجود ہیں اور تین لبنانی احمدی دوست۔ جہاں تک پاکستانی مربیوں کا تعلق ہے ان میں سب سے زیادہ سینئر عمر اور سروس کے لحاظ سے محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری ہیں جو اس وقت سیرالیون کے مربی انچارج تھے۔ دوسرے مربی جو اس میں شامل ہیں وہ محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب، محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری، محترم محمود احمد صاحب چیمہ، محترم اختر صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب قاضی۔ خاکسار نائیجیریا سے سیرالیون کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے گیا تھا اور اس وقت مغربی افریقہ کا رئیس المربیین تھا۔ ان سب مربیوں کے متعلق بہت سی یادیں وابستہ ہیں ان میں سے مولانا محمد صدیق امرتسری اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں محترم محمود احمد صاحب چیمہ اس وقت انڈونیشیا میں ہیں اور وہ وہاں ایک خاصے لمبے عرصے سے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور ایک لمبے عرصے سے وہاں رئیس المربیین بھی ہیں۔ مولانا محمد صدیق شاہد گورداسپوری اس وقت ربوہ میں ہیں اور ربوہ کی مجلس انصار اللہ کے زعیم اعلیٰ ہونے کے علاوہ دعوت الی اللہ کے نائب ناظر بھی ہیں۔

جہاں تک تین لبنانی احمدی دوستوں کا تعلق ہے ان میں سے مکرم سید حسن محمد ابراہیم الحسینی سب سے پہلے احمدی ہوئے ان کے بعد سید محمد امین صاحب اور پھر ان کے ذریعے سید محمد ہدرج۔ خاکسار ان تینوں سے کئی مواقع پر ملاقات کا شرف رکھتا ہے۔ جس موقع پر یہ تصویر لی گئی تھی اس کی ایک حسین یاد تو یہ ہے کہ سید حسن محمد ابراہیم صاحب جو شعر و شاعری کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ ایک روز شام کے وقت جلسہ گاہ میں ہم دوست بیٹھے سلسلہ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ آپ قریب ہی اپنے گھر سے اپنی ایک عربی نظم لے آئے۔ یہ نظم حضرت امام جماعت کے متعلق لکھی گئی تھی۔ آپ نے نہایت جذبہ اور جوش کے ساتھ یہ نظم سنائی۔ ہم میں سے ایک شخص جسے عربی زبان میں شعر کہنے کا شوق تھا انہوں نے بھی اپنے چند ایک شعر سنائے تو تھوڑی سی دلچسپی تلفظ میں پیدا ہو گئی۔ انہوں نے قلب یعنی ق کے ساتھ جب کلب ک کے ساتھ پڑھا تو سید حسن محمد ابراہیم صاحب اپنی ہنسی روک نہ سکے اور نہایت محبت بھرے انداز میں کہنے لگے۔ بھائی آپ نے بات کہاں سے اٹھا کر کہاں رکھ دی۔ کہاں دل کا ذکر مراد تھی اور کہاں کتے کا ذکر آ گیا۔ اور اس بات نے ہم سب کو قہقہہ لگانے پر یوں سمجھیئے کہ مجبور کر دیا۔ بہر حال یہ مجلس نہایت دوستانہ رنگ میں اور ایک دوسرے سے محبت میں اضافہ کے ساتھ اختتام کو پہنچی اور سید حسن محمد ابراہیم کی نظم جو انہوں نے بذاتِ خود بھی ایک موقع پر حضرت امام جماعت کی خدمت میں پیش کی تھی ہم سب کے لئے ایک یادگار بن گئی۔

سید محمد امین صاحب مقامی زبان کے ایسے ماہر تھے کہ ان کا نام بھی مقامی زبان کے نام پر پڑ گیا۔ اس علاقے کی مقامی زبان ٹمنی ہے اور وہ سب لوگوں میں امین ٹمنی کہلاتے تھے۔ یہ بہت بڑی بات ہے تھوڑی بہت زبان کا آ جانا تو ممکن ہے لیکن انسان کسی اور علاقے کی زبان پر اتنا عبور حاصل کر لے کہ اس کا نام ہی اس زبان کے نام پر رکھ دیا جائے یقیناً یہ بات تعجب انگیز بھی ہے اور مسرت خیز بھی۔ ان کے ساتھ ملاقات یوں ہوئی کہ میں ایک اور موقع پر سیرالیون گیا ہوا تھا اور کسی معاملے میں سیرالیون کی جماعت کے صدر پیراماؤنٹ چیف المامی سوری سے ملاقات کی ضرورت پیش آئی۔ وہ "بو" سے کچھ فاصلے پر رہائش رکھتے تھے اور راستے میں سید امین ٹمنی کی رہائش گاہ تھی۔ چنانچہ مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور خاکسار المامی سوری صاحب سے ملاقات کے لئے "بو" سے چل پڑے۔ راستے میں دوپہر کا کھانا محترم امین ٹمنی صاحب کے ہاں کھایا جنہوں نے خاصا تکلف کیا۔ وہ کھانا ہمارے لئے اس لئے بھی پر تکلف تھا کہ اس میں خاص طور پر بعض عرب کھانے تیار کروائے گئے تھے مثلاً ایک کھانا جسے ملفوف کہتے ہیں۔ یہ کھانا سب سے پہلے مصر میں ایک احمدی دوست کے ہاں کھایا تھا۔ وہاں ٹماٹر کے چھلکے میں انہوں نے چاول پکائے ہوئے تھے۔ جب میں نے یہ کہا ہے کہ ٹماٹر کے چھلکے میں تو مطلب یہ ہے کہ ٹماٹر میں سے سارا گودا نکال کر ٹماٹر کو اسی طرح اپنی شکل میں صرف اس کی اوپر کے حصے میں قائم رکھ کر اس میں چاول بھرے اور ان کو پکایا اسی طرح کے چاول بعض دوسری چیزوں میں بھی پکائے جاتے ہیں۔ مثلاً انگور کے پتوں میں اور بند گوبھی کے پتوں میں اور یہ چاول نہایت لذیذ بنتے ہیں۔ وہاں دوپہر کا کھانا کھا کر ہم پیراماؤنٹ چیف المامی سوری کے ہاں پہنچے اور جو معلومات حاصل کرنا مقصود تھیں وہ حاصل کر کے واپس "بو" آ گئے۔

سید محمد ہدرج کو اگرچہ اس وقت بھی ملنے کا موقعہ ملا تھا لیکن بعد میں جب خاکسار سیرالیون متعین ہو کر فری ٹاؤن میں قیام پذیر ہوا تو سید محمد ہدرج اکثر مشن ہاؤس میں آیا کرتے تھے اور زیادہ تر ان کی گفتگو اپنی اولاد کے متعلق ہوتی تھی۔ وہ ہمیشہ اس خواہش کا اظہار کرتے کہ ان کی اولاد کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اچھے احمدی بنائے اور خدمت خلق کی توفیق عطا کرے۔ چنانچہ ان کا ایک بیٹا سید سعید ہدرج جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون کا ایک بڑا تاجر ہے میرے قیام کے دوران وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنے بنک کو یہ ہدایت کر دی تھی کہ اتنی رقم ماہوار چندہ کے طور پر احمدیہ مشن کو ادا کر دی جایا کرے۔ ان کے بعد کچھ اور دوستوں نے بھی ایسا کیا لیکن چونکہ سب سے پہلے سید سعید ہدرج نے ایسا کیا تھا اس لئے دوستوں نے ان کی اس نیکی کو خوب سراہا۔ آخر یہ نیکی دوسروں کو بھی ایسی ہی نیکی کرنے پر آمادہ کر گئی تھی۔ اور پھر کئی دوستوں نے اپنے بینکوں کو یہ ہدایت دے دی کہ مستقل احمدیہ جماعت کو اتنی رقم ہر ماہ ادا کر دی جایا کرے۔

سعید ہدرج صاحب دو دفعہ پاکستان بھی آ چکے ہیں اور پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں اپنی تجارت کے سلسلے میں کام ختم کرنے کے بعد ربوہ ضرور تشریف لاتے رہے ابھی چند ہی روز ہوئے وہ اپنی بیگم اور ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ اگرچہ ان کے پاس وقت تو بہت کم تھا لیکن لاہور میں اپنا کام ختم کر کے بھاگم بھاگ وہ ربوہ تشریف لائے اور یہاں جماعت کے بعض احباب سے مل کر بہت خوش ہوئے اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ چونکہ میری ان سے سیرالیون ہی سے واقفیت تھی مجھ سے مل کر بھی بہت خوش ہوئے۔ کچھ وقت انہوں نے میرے گھر پر گذارا اور ہم ان کے والد سید محمد ہدرج صاحب کے متعلق باتیں کر کے خوش ہوتے رہے۔ یہ بات سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ سید محمد ہدرج جو کچھ عرصہ سے اب لبنان میں قیام پذیر ہیں جب حضرت امام جماعت (الرابع) دورے پر تشریف لے گئے تو وہ لبنان سے سیرالیون پہنچے اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب وہ سیرالیون میں تھے تو انہیں اس بات کی بڑی خواہش تھی کہ وہ ربوہ آ کر جلسہ سالانہ میں شرکت کر سکیں اور ربوہ آنے کے بعد یہ بات تو یقینی ہے کہ وہ قادیان بھی جانا چاہتے تھے لیکن چونکہ وہ ایسا نہ کر سکے اس لئے جب انہیں لبنان میں اس بات کا علم ہوا کہ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیرالیون تشریف لا رہے ہیں تو آپ سیرالیون پہنچے اور حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

سید محمد امین صاحب کو اپنے ایک بیٹے کو ربوہ میں تعلیم دلانے کی بڑی خواہش تھی چنانچہ آپ نے اپنے بیٹے علی امین کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ دلوایا۔ اگرچہ علی امین جامعہ میں اپنی تعلیم تو مکمل نہ کر سکا لیکن اس کا ایک فائدہ یوں ہوا کہ واپسی پر اسے اس احساس نے کہ وہ ربوہ آ کر بھی اپنی تعلیم مکمل نہ کر سکا احمدیت کے ساتھ بہت گہرا لگاؤ پیدا کر دیا اور وہ یوں لگتا تھا مربی نہ ہونے کے باوجود کسی مربی سے کم نہیں ہے۔ ہر وقت احمدیت کا تذکرہ اور ہر وقت یہ خواہش کہ لوگوں کو یہ سمجھائے کہ وہ کیا ہے اور کون ہے اور اس کے خیالات اور عقائد کیا ہیں۔ اگر یہ بچہ جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کر سکتا تو کہا جا سکتا تھا کہ خدا کے فضل سے بہت اعلیٰ درجے کا مربی بنتا۔

چونکہ ان کے والد صاحب تجارت کرتے تھے اور اس تجارت میں ان کے دیگر بھائی بھی شریک تھے اس لئے واپس جا کر انہوں نے بھی تجارت میں ہی شراکت کر لی۔ کچھ عرصے کے بعد وہ لائبیریا چلے گئے اور وہاں انہوں نے خاصی ترقی کی۔

مجھے ان کی والدہ محترمہ سے اس وقت بھی ملاقات کا موقعہ ملا تھا جب مولانا محمد صدیق گورداسپوری کے ساتھ سیرالیون کی جماعت کے صدر پیراماؤنٹ چیف المامی سوری سے ملنے گیا تھا اور پھر اس کے بعد جب سیرالیون تعیناتی ہوئی تو کئی دفعہ ان کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ نہایت متدین خاتون تھیں اور جماعت کے تمام مربیوں کو اپنے بچوں کی طرح پیار کرتی تھیں۔ سب لوگ انہیں ماما کہتے تھے اور اس میں کوئی شک نہیں سب کے ساتھ ان کا ماں جیسا سلوک تھا۔ محمد امین صاحب تو وفات پا چکے تھے۔ یہ اپنے تمام بچوں کے ساتھ بقیہ زندگی گذار رہی تھیں اور ان کو اس طرح سنبھالے ہوئے تھیں کہ ان کی گفتار بھی اچھی ہو اور کردار بھی اچھا ہو۔ چنانچہ جس شہر میں یہ نوجوان کام کرتے تھے وہاں نہایت شریف النفس لوگوں

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم محمد احمد صاحب مظہر — یادِ رفتگان

حضرت حافظ روشن علی صاحب

خاکسار کو حضرت حافظ روشن علی صاحب کی تقریریں سننے، ان کے درس میں شامل ہونے اور ان سے گفتگو کے کئی مواقع حاصل ہوئے چند تاثرات درج ذیل ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حافظ صاحب تقریر فرماتے تھے۔ جو بے نظیر منطقی ترتیب اور یقین آموز قرآنی دلائل سے آراستہ ہوتی تھی۔ تقریر کا یہ عالم ہوتا تھا۔ کہ پانچ سات منٹ تقریر کی اور پھر قرآن شریف کی آیات پڑھیں۔ ایسے سوز و گداز اور خوش الحانی سے کہ سامعین کی روح تازہ ہو گئی۔ حافظ صاحب کی تقریر ہو یا درس دونوں میں ایسی کشش ہوتی تھی۔ کہ کوئی شخص کبھی تکان محسوس نہ کرتا تھا۔ اور مجلس سے اُٹھنا نہ چاہتا تھا بلکہ ہمہ تن گوش ہو کر تقریر سنتا تھا۔ اور سننے والے پر یہ کیفیت طاری ہوتی تھی کہ۔

فتاد سامعہ در موجِ کوثر و تسنیم!

حضرت فضل عمر کی تقریر میں حافظ صاحب بالعموم حضور کے قریب بیٹھتے تھے۔ اور حضور کو اگر کبھی کسی قرآنی حوالے کی ضرورت پیش آتی تو حافظ صاحب اشارہ پاتے ہی وہ آیت پڑھ دیتے تھے۔ گویا حافظ صاحب ایک کلیدِ قرآن تھے۔ جو ہر مضمون کی آیت کو فوراً بیان کر سکتے تھے۔ علاوہ ازیں حافظ صاحب کا یہ بھی کمال تھا۔ کہ وہ ہر طبقے کے شایانِ حال تقریر فرماتے تھے۔ تصوف، فلسفہ منطق، موجودہ سائنس کے مسائل بیان کرتے تھے۔ اور اس بات کا پورا لحاظ رکھتے تھے کہ سامعین پرانی تعلیم والے ہیں۔ یا یورپ کے فلسفے سے متاثر لوگ ہیں۔ اور کون سی علمی دلیل ان کے مناسب حال ہے۔

حافظ صاحب کی بینائی اس قابل نہ تھی کہ وہ پڑھ لکھ سکیں۔ کسی تحریر کو آنکھوں کے ساتھ لگا کر بمشکل پڑھتے ہوئے میں نے انہیں دیکھا ہے۔ آپ کا علم نہایت کثیر تھا۔ جو آپ نے سن کر حاصل کیا تھا۔ جو دل اور دماغ کے ہر گوشے میں رچا ہوا تھا۔ گویا آپ ایک چلتی پھرتی لائبریری تھے۔ ۱۹۲۱ء کے قریب ایک جغرافیائی مسئلہ پیدا ہوا۔ کہ رمضان شریف کے اندر بعض ملکوں میں ۱۶، ۱۸، یا ۲۰ گھنٹے کا دن ہوتا ہے۔ وہاں کے باشندوں کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ یہ مسئلہ فقہی اور جغرافیائی تھا۔ جس کی تحقیق کے لئے حضرت فضل عمر نے حافظ صاحب کو مقرر فرمایا کہ دو دن کے اندر اپنی رپورٹ پیش کریں اور مخدومنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے بعض جغرافیائی امور میں حافظ صاحب مدد لیں۔ حافظ صاحب نے اپنے شاگردوں کو اس کام پر لگا دیا۔ اور مختلف فقہی کتابوں کی طرف ان کی رہنمائی کرتے رہے۔ حتیٰ کہ اس مسئلہ پر حافظ صاحب نے ایک سیر حاصل رپورٹ وقت مقررہ کے اندر حضور کی خدمت میں گزارش کر دی۔ یہ نقشہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ کہ حافظ صاحب بیت مبارک قادیان کی سیڑھیوں پر چڑھ رہے ہیں اور آپ کے شاگرد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس (اور غالباً محترم مولانا ابو العطاء صاحب بھی) کتابیں لئے حافظ صاحب کے ساتھ ساتھ ہیں۔ تا کہ رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش ہو جائے۔ (الفرقان دسمبر ۱۹۶۰ء)

کرم الٰہی ظفر — پرتگال

یادِ رفتگان

"ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور ہم سب نے اسی کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے"۔ انسانی زندگی خدا تعالیٰ کی ایک امانت ہے۔ اس کا پورا حق ادا کرنا۔ انسان کا "مقصد زندگی ہے"۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اعلیٰ استعدادیں اور طاقتیں عطا فرمائی ہیں لیکن ان طاقتوں کے صحیح استعمال کے لئے خدا تعالیٰ نے ہم کو اختیار بخشا ہے۔ جو اس کی مخلوق میں سے کسی اور کو یہ انعام نہیں عطا کیا گیا ہے۔ اور اس کی پوری ذمہ داری انسان پر ہے۔ کہ وہ اس فرض کو ادا کرے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کے ذریعہ نفس کو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پاک وصاف کرے۔ اور اسی زندگی میں جنت میں داخل ہو جائے۔ جو آخرت میں زیادہ تجلی کے ساتھ پوری شان کے ساتھ ظاہر ہو گی۔

۲ اگست کے خطبہ جمعہ میں پیارے بھائی مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی کی وفات کا سن کر بے حد گہرا صدمہ ہوا۔ (خدا تعالیٰ کا کتنا بھاری احسان ہم پر ہے کہ احمدیت کے رشتہ سے ہم سب کو بھائی بھائی بنا دیا) "ہم سب خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اور ہم سب نے خدا تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے" خدا تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور پسماندگان اور ساری جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کی زندگی حقیقی طور خدمتِ دین کے لئے وقف تھی۔ خوش قسمت ہیں وہ جنہیں ہمارے پیارے امام نے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف راضی سلامتی کے ساتھ واپس آجا۔ میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (۳۱-۲۸-۸۹) کا خطاب عطا فرما دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت عظیم فضل والا ہے۔ وفات سے پہلے بھی خدمت دینیہ میں مصروف تھے۔ افسر جلسہ سالانہ انگلستان کی اہم محنت و مشقت طلب ڈیوٹی سپرد تھی۔ محض خدا تعالیٰ کی مدد سے نہایت ہی اعلیٰ رنگ میں اس خدمت کو ادا کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ انگلستان کی نہایت ذمہ وار خدمت بطور جنرل سیکرٹری بھی ان کے سپرد تھی۔ آخری دم تک اس مقدس امانت کو ادا فرمایا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کا بھی ایسا انجام بخیر کرے۔ وہ ہم سے راضی ہو اور ہم اس سے راضی۔

اِن کے والد صاحب میاں حضرت رحمت اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ جن کو حضور میاں رحمت اللہ باغاں والا کہہ کے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ آم۔ سنگترے وغیرہ کے باغ ٹھیکہ پر لیتے تھے۔ تو سب سے اچھا پھل حضرت اقدس کی خدمت میں بذریعہ ایلچی بھجوایا کرتے تھے۔ جو حضور اقدس کا خادم بٹالہ جا کر لے آتا۔ مکرم بنگوی صاحب کو پرائمری کلاس پاس کرانے کی سعادت میرے والد صاحب مکرم میاں اللہ بخش صاحب کے حصہ میں آئی تھی۔ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" آپ نے میٹرک پاس کر کے محکمہ ریلوے میں ۲۵ روپے پر ملازمت اختیار کر لی۔ اور کافی عرصہ دلی میں رہے۔ تعلیم کا شوق ذاتی محنت سے اس طرح پورا کیا کہ منشی فاضل کا کورس کیا۔ اسی طرح آپ بی۔اے کی پرائیویٹ طور پر تیاری کر کے امتحان دے سکتے تھے۔ چنانچہ بی۔اے کرنے کے بعد انہوں نے محکمہ وزارت خارجہ میں ملازمت کر لی۔ اور تعلیم کی وجہ سے انہیں ملازمت میں بھی ترقی مل گئی۔ ہر جگہ انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے خدمت سلسلہ کی بڑھ چڑھ کر توفیق ملی۔ اور ان کو سپرنٹنڈنٹ کے طور پر ترقی مل گئی۔ ڈپلومیٹک کور میں آنے کے لئے کم از کم وکالت کا کورس ضروری ہے۔ مغربی ممالک میں تو ڈپلومیٹک کورس کرنا پڑتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ اس حسن کارکردگی کی وجہ سے آپ کو تھرڈ سیکرٹری کا ڈپلومیٹک کور میں عہدہ مل گیا۔ آپ کو غیر ممالک میں جانے کی توفیق ملی فرانس کے پاکستانی سفارت خانہ میں آخر میں پاکستان ہائی کمیشن لندن تشریف لے آئے۔ غالباً انڈونیشیا بھی تشریف لے گئے تھے۔ ہر جگہ جماعت سے گہری وابستگی اور خدمت دینیہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۵۴ء میں جب خاکسار شادی کے بعد واپس سپین گیا تو اس وقت پیرس فرانس میں تھے۔ میڈرڈ جاتے ہوئے ہم اُن کے مہمان ٹھہرے۔ مہمان نوازی کا حق ادا فرمایا۔ اور پیرس کی فیملی کے ساتھ سیر کرائی۔ لندن میں ریٹائر ہونے کے بعد تو انہوں نے خود کو کلیتہً خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا۔ سیدنا پیارے امام کے ۱۹۸۴ء میں لندن جانے پر من انصاری الی اللہ کی آواز پر نحن انصار اللہ کا عملی جواب پیش کیا جس کا اظہار حضور انور نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہے۔ احمدیت کے فدائی تھے۔ سچی گواہی دے گئے کہ خدمت دین سب سے بڑھ کر عظیم الشان انعام ہے۔ اس دولت کو حاصل کرنے کی ہم پسماندگان کو رب کریم توفیق عطا فرمائے۔ اور خدا تعالیٰ ہم کو اپنی رضا پر چلنے کی توفیق دے۔ اور اسی زندگی میں اپنی اور اپنے پیارے (امام) کی سچی محبت عطا فرمائے۔ قدرت ثانیہ ایک بے بہا نعمت اور رحمت ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی اور ان کی کامل اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اے جانے والے تم پر ہمیشہ کی سلامتی ہو۔ اور اس کی رحمت کا سایہ آپ پر ہو۔ اے خدا ہم سب پر کرم فرما۔ ہم کمزوروں کی کمزوریوں کو دور فرما۔ اور دعا کی توفیق بخش کہ تجھ سے ہم سب کا سچا تعلق قائم ہو جائے۔ اور انجام بخیر ہو۔

میاں محمد ابراہیم

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب

چوہدری صاحب موصوف (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بڑھاتا رہے) جو حال ہی میں ہم سے جدا ہوئے ہیں سلسلہ کے ان مخلص اور بے لوث خدمت گذاروں میں سے تھے جو ہماری جماعت کا سرمایہ ہیں جب تحریک جدید معرض وجود میں آئی تو واقف زندگی ہونے کی وجہ سے انہیں تحریک جدید کے بورڈنگ ہاؤس میں بطور ٹیوٹر مقرر کیا گیا۔ وہ گریجوایٹ تھے۔ اور طلباء کی تعلیم و تربیت میں خاص دلچسپی لیتے تھے اور بڑی مہارت اور التزام سے انہیں پڑھاتے تھے۔ انہیں انگریزی پڑھانے کا غیر معمولی ملکہ حاصل تھا۔ TENSES ایسے رنگ میں پڑھاتا کہ وہ طلباء کے ذہن نشین ہو جائیں

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون سین

چرنوبل کا حادثہ

یوکرائن نے سوویت یونین سے الگ ہوتے ہی فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۸۶ء میں چرنوبل کا جو جوہری حادثہ ہوا تھا اس کے ملزموں پر مقدمہ چلایا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے اور ان لوگوں پر بھی مقدمہ چلانے کی ضرورت ہے جنہوں نے اس حادثے کے بعد یہ کوشش کی تھی کہ معاملے کو ٹھپ کر دیا جائے یعنی لوگوں کو پوری واقفیت بہم نہ پہنچائی جائے ۔ کہ اسکے امکانی نقصانات کیا ہیں جن افراد کو ملزم گردانا گیا ہے ۔ انمیں میخائل گورباچوف اور نکولائی رژکوف اور دیمتری یزوپ شامل ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر بلا واسطہ الزام عائد ہوتا ہے اور جن پر اس عالمی حادثے کی ذمہ داری ڈالی جاسکتی ہے ۔

جس کمیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے اس کے سربراہ ولوڈی میر یووورسکی (VOLODY MIR YAVORIVSKY) نے دو فہرستیں یوکرائن کی حکومت کو پیش کیں ان دو فہرستوں میں کچھ افراد کا سوویت سے تعلق ہے اور کچھ کا یوکرائن سے ۔ یوکرائن کے جن سرکاری افسروں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ وہ اب کسی سرکاری عہدے پر فائز نہیں ہیں ۔ اور ان کی بھی یہ کوشش ہے کہ الزام ایک دوسرے کے سر دھر کر حقیقت حال تک نہ پہنچنے دیا جائے ۔ زیادہ تر ذمہ داری ان لوگوں پر ڈالی جائے جو اس وقت سے لے کر اب تک اپنے اپنے عہدوں پر قائم ہیں اور انہوں نے اس بحران سے صحیح طور پر نمٹنے کی کوشش نہیں کی ۔

چینی مسلمانوں کی امداد

تیل سے مالا مال عرب علاقوں سے چین نے اپیل کی ہے کہ وہ اس کے ایسے علاقوں کی بہبود کے لیئے فنڈ مہیا کریں جہاں مسلمان اقلیتیں بستی ہیں ۔ یہ بات چین کے ایک سرکاری اخبار میں کہی گئی ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ چونکہ ان علاقوں کے لیئے خاص طور پر زیادہ رقوم کی ضرورت ہوگی اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تیل کی دولت سے مالا مال ان کے عرب بھائی ان کی امداد کریں اور ان کے معاشرے کے فروغ کے لیئے چین کی ہر ممکن کوشش سے تعاون کریں ۔

کہا جاتا ہے کہ عرب ممالک سے پہلے بھی اس سلسلے میں بات کی جارہی ہے اور اس بات چیت کے لیئے سی ۔ این ۔ آئی ۔ ڈی ۔ آئی ۔ سی کے صدر ابراہیم ماماؤ زونگ پیش پیش ہیں چین کے غریب مسلم عام طور پر سنکیانگ کے غریب علاقے میں رہتے ہیں اور وہاں لاکھوں کی تعداد میں غیر چینی بھی موجود ہیں ۔

کہا جاتا ہے کہ چین کی اس وقت مسلم آبادی دو کروڑ ہے ۔ سنکیانگ جہاں پر زیادہ تر مسلم پائے جاتے ہیں ۔ اس علاقے کا رقبہ فرانس سے تین گنا ہے ۔ اور صرف اسی علاقے میں ڈیڑھ کروڑ کے قریب مسلمان بستے ہیں ۔

نائیجیریا میں انتخابات

نائیجیریا کو آزاد ہوئے ۳۱ سال ہوگئے ہیں ۔ اور اس تمام عرصہ میں زیادہ تر فوجی حکمرانوں کے ہاتھ میں اقتدار رہا ہے ۔ موجودہ فوجی حکمران نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ملک کو جمہوریت کی راہ پر ڈال دیں گے ۔ انہوں نے اس کام کے لیئے ایک عرصہ بھی مقرر کیا تھا ۔ چنانچہ اسی پروگرام کا ایک حصہ اب یوں پورا ہوا ہے کہ مختلف ریاستوں کے گورنروں کا انتخاب نہایت پر امن طریق پر ہو گیا ہے کہتے ہیں کہ ۳۰ ریاستوں میں سے کہیں سے بھی کوئی ایسی خبر نہیں ملی کہ شدید بحران ہو یا تشدد کا واقعہ پیش آیا ہو جو پارٹیاں حکومت نے خود ہی بنائی ہوئی ہیں شوشل ڈیمو کریٹک پارٹی ۔ اور ریپبلک کنونشن پارٹی ۔ ان دونوں نے انتخابات میں حصہ لیا ۔ یہ انتخابات موجودہ سربراہ مملکت ابراہیم بابن گڈا کے لیئے خاصے چیلنج کی حیثیت رکھتے تھے ۔ لیکن کہا جاسکتا ہے کہ انہیں اس میں بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔

سوویت یونین میں ایک اور انقلاب

سیاست میں تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ جس بات کی بڑی شدومد سے تردید کی جاتی ہے ۔ وہ تھوڑے سے وقفے کے ساتھ ظہور پذیر ہو جاتی ہے ۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا ۔ اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے ۔ تو اگرچہ عارضی طور پر تو لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن زیادہ وقت نہیں گذرتا کہ وہ بات وقوع پذیر ہو جاتی ہے ۔ بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ یہ بات ضرور ہو کر رہے گی ۔ لیکن کہنے والے کے دل میں بھی خوف ہوتا ہے اور نتیجتاً وہ بات وقوع پذیر نہیں ہوتی ۔ میخائل گورباچوف ایک انقلاب سے حال ہی میں گذرے ہیں ۔ اور اگرچہ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ جن کمیونسٹوں کو اب دبا یا گیا ہے وہ ایک دفعہ پھر سر اٹھائیں گے لیکن وزیر دفاع نے بڑے اصرار کے ساتھ کہا ہے کہ اب حالات ایسے ہیں کہ کسی انقلاب کا امکان نہیں ہے ۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے ۔

بقیہ : صـ۴ سے آگے

میں شمار کئے جاتے تھے ۔

ان سب لبنانی دوستوں نے مثالی رنگ میں اپنے بچوں کی تربیت کی کوشش کی ۔ ان میں سے بعض قربانی میں بھی کسی شخص سے نہ صرف یہ کہ پیچھے نہیں ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ سب سے آگے ہیں تو یہ بے جا نہ ہوگا ۔

اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں کو احمدیت پر قائم رکھے اور سلسلے کی خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے اور سلسلے کے ذریعے وہ انسانیت کی خدمت کرتے ہوئے ہمیشہ سرخرو رہیں اور اپنے والدین کے لئے دعاؤں کے ذریعے ان کے اعلیٰ مدارج کا باعث بنیں ۔

مسٹر سعید بدرج گزشتہ دنوں جب اپنی بیگم اور دو بچوں کے ساتھ ربوہ تشریف لائے تھے تو مجھ سے ملتے ہی کہنے لگے "یہ ہے وہ نسیم" اور انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کیا ۔ جب میں سیرالیون سے واپس آنے والا تھا تو ان کی بیگم امید سے تھیں مجھ سے کہنے لگے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے ایک بیٹے کا نام نسیم رکھنا چاہتا ہوں اس میں اجازت کا تو کوئی سوال نہیں تھا انہوں نے یہ بات کہہ کر مجھ سے اپنی محبت کا اس طرح اظہار کیا کہ میں ان کی محبت کو بھول نہیں سکتا ۔ چنانچہ میری واپسی پر ان کے ہاں اس بیگم سے سب سے پہلے بیٹا پیدا ہوا ۔ اور انہوں نے اس کا نام نسیم رکھا ۔ کہنے لگے کہ اس کی آپ کے ساتھ ایک تصویر ہو جائے تاکہ یہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کا نام میں نے آپ کے نام پر رکھا تھا ۔ یہ تصویر یقیناً اس کے لئے ایک نہایت اچھی یادگار ہوگی ۔

سعید بدرج اپنے باپ کی طرح احمدیہ جماعت سے بہت عقیدت رکھتے ہیں دل کھول کر مالی قربانی کرتے ہیں اور گذشتہ دنوں انگلستان جاکر حضور سے شرف ملاقات بھی حاصل کر چکے ہیں ۔

جیسے میں نے اس تحریر کے آغاز میں کہا ہے تصویر کو دیکھ کر مختلف اور متعدد پہلو سامنے آتے ہیں یہ کوئی مربوط تاریخ نہیں ہے بلکہ جب اور جس طرح کوئی واقعہ یاد آتا ہے اسے پیش کر دیتا ہوں ۔ کبھی ایک شخص کے متعلق بات یاد آتی ہے ۔ تو وہ کہہ دی جاتی ہے کبھی دوسر کے متعلق بات یاد آتی ہے تو وہ کہہ دی جاتی ہے اور پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ پہلے شخص کے متعلق جو بات کہی گئی تھی اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی ایک اور بات یاد آجاتی ہے ۔ اس کو بیان کر دیتا ہوں گویا کہ یہ تحریریں ایسی نہیں ہیں کہ نوٹس لکھ کر باقاعدہ مربوط رنگ میں ان کو پیش کیا جائے ۔ میرے لئے اس تصویر کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں جتنے پاکستانی مربی شامل ہیں ۔ ان سب نے پگڑیاں پہنی ہوئی ہیں اب تو پگڑی کا رواج کچھ کم ہو گیا ہے لیکن ایک وقت میں پگڑی مربی کے لئے ضروری سمجھی جاتی تھی ۔ بلکہ بعض مربی جن میں میں خود شامل ہوں کوشش کرتے تھے کہ مربیوں کو خاص طور پر اور جماعت کے افراد کو عام طور پر پگڑی پہننے کی طرف توجہ دلائیں ۔ خیال یہ تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ خیال بالکل درست تھا کہ پگڑی ایک نہایت باعزت لباس کا حصہ ہے اور غیر ممالک میں اس سے دوسروں کی توجہ کو بھی آسانی کے ساتھ جذب کیا جا سکتا ہے ۔ اور چونکہ ایک مربی کی عزت اور شہرت دراصل احمدیہ جماعت کی عزت اور شہرت کا حصہ ہے، میں نے اس بات کی ہمیشہ کوشش کی کہ میرے ساتھ کام کرنے والے تمام مربی پگڑی اچکن اور شلوار کو اپنا لباس بنائیں ۔ چنانچہ جب میں اس تصویر کو دیکھتا ہوں اور اس میں سات عمامہ پوش مربی نظر آتے ہیں تو مجھے ایک گونہ خوشی حاصل ہوتی ہے اس خوشی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان میں سے بعض مربیوں نے پہلے کبھی پگڑی نہیں پہنی تھی ۔ سیرالیون جاکر انہوں نے پگڑی کا آغاز کیا اور جس طرز پر انہوں نے پگڑی پہنی ہوئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی نہ انہیں پگڑی باندھنی آتی ہے نہ وہ اسے صحیح طور پر سر پر رکھ سکتے ہیں ۔

> "یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے ۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے ۔ توبہ کرنے والا تو ویسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں جس کو معلوم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے ۔"
>
> حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

ولادت: مکرم محمود احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۶ر نومبر ۱۹۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود جسکا نام ثمیر احمد رکھا گیا ہے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کا پوتا ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرمہ وسیمہ صاحبہ دختر کیپٹن نواب دین صاحب کا ربوہ میں غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے بازو ٹوٹ گیا۔ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں بازو پر پلستر لگایا گیا اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

مکرمہ عائشہ بی بی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: مکرمہ آنسہ پروین صاحبہ بنت مکرم غلام محمد صاحب بدھڑ چل بھٹیاں بعمر ۱۸ سال مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔

○ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اٹھوال اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے خسر چوہدری محمد ابراہیم صاحب اٹھوال حال چک نمبر ۱۸/ب ہوڑو ضلع شیخوپورہ مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۹۱ء بروز سوموار صبح آٹھ بجے قضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں۔ موصوف کی عمر سو سال کے قریب تھی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

حتیٰ کہ طلباء خود اسے صحیح طور پر اپنی تحریر و تقریر میں استعمال کر سکیں۔ اس کے لئے جس قدر محنت اور شوق کی ضرورت ہوتی ہے۔ محترم چوہدری عبدالواحد صاحب اس کو بروئے کار لانے میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ اور اسی نسبت سے وہ "ٹینسوں والے ماسٹر صاحب" کے طور پر جانے پہچانے جاتے تھے۔ ٹینس سکھانے کا ملکہ رکھنے والے استاد بہت کم ہوتے ہیں۔ اور ہمارے چوہدری عبدالواحد صاحب اس فن کے خاص ماہر تھے۔

اسی زمانہ میں بحیثیت معلم میری ان سے شناسائی ہوئی۔ اور بالآخر ان کی محبت اور اخلاص کی وجہ سے یہ تعلق دوستی کے روپ میں ڈھل گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے دم واپسی تک اس میں فرق نہ آیا۔ اور میں ان کی علمی خدمات اور سلسلہ سے عقیدت اور ایمان راسخ اور یقین محکم کی صفات کا قائل اور مداح رہا۔

محترم چوہدری صاحب نے ہندی اور سنسکرت کے مضامین میں دسترس حاصل کر کے۔ جماعت احمدیہ میں ایک قابل قدر عالم کا درجہ پایا۔ ان کی تحقیق اور جستجو نے ان کے علم و ادب کو چار چاند لگا دئے اور یہ اعزاز سلسلہ احمدیہ کو ہی حاصل ہے کہ اس کے بعض افراد ہندی اور سنسکرت زبان کے ماہر تھے۔ اور ہندومت کا تقابلی مطالعہ کرنے کی اہلیت رکھنے کے اعتبار سے۔ منفرد حیثیت کے مظہر تھے۔ ایک زمانہ میں پنڈت عبداللہ صاحب نے بنارس اور ہندوستان کی دیگر یونیورسٹیوں سے تعلیم حاصل کی۔ اور ان کے بعد چوہدری عبدالواحد صاحب ودیارتھی بنے۔ اور ہندی اور سنسکرت کے مستند عالم قرار پائے۔ انہیں مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اور سلسلہ ان کی زباندانی اور علمی منزلت کا قدردان ہوگیا۔ محترم چوہدری صاحب غیر مذاہب بالخصوص ہندو ازم پر بہت عمدہ تنقید کرنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ ان کے مضامین جو اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ ان کے علمی معیار کی غیر معمولی بلندی کے غماض تھے۔

جماعتی طور پر ایک مفید اور کار آمد وجود ہونے کے علاوہ چوہدری صاحب اپنی ذات میں ایک بے نفس سادہ مزاج اور شریف النفس انسان تھے۔ دوستوں کے دوست غمگسار۔ ہمدرد اور نیک دل اور خیر خواہ وجود تھے۔ جن دوستوں کی وفات کے بعد یہ دعویٰ برملا کیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے کبھی کسی فرد سے زیادتی نہیں کی۔ کسی سے بھی جھگڑا نہیں کیا اور صرف اپنے کام سے کام رکھا۔ چوہدری عبدالواحد صاحب کا شمار انہی نیک بختوں میں ہوتا ہے۔

زندگی کے آخری حصہ میں نظارت اصلاح وارشاد میں نائب ناظر کے عہدہ پر سالہا سال تک متعین رہے۔ وقت کی پابندی کرنا ان کی خاص صفت تھی۔ خاموشی سے گھر سے ایک ہی راستہ سے دفتر آتے۔ پورا وقت اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے رہتے اور دفتر کا وقت ختم ہونے پر وہیں سے اٹھ کر گھر تشریف لے جاتے۔ اپنا کام باقاعدگی اور پوری توجہ سے کرتے۔ انہیں صرف اپنے کام سے کام ہوتا تھا سلسلہ کی خدمت کرنے کی بے لوث مثال جو انہوں نے قائم کر دی ہے۔ بعد میں آنے والوں کو اسے مشعل راہ بنانا چاہئیے۔ اور سلسلہ کے خدام کا یہ سلسلہ جو غیر مذاہب سے احمدیت کا تقابلی مقابلہ کرنے میں مختار ہے اسے اپنی منزل پر رواں دواں رہنا چاہیئے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضرور مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۷۵ میں غلام محمد ولد چوہدری عبداللہ صاحب قوم جٹ بٹر پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال ۱۰ ماہ ۱۵ دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسین آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۵-۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۲۸ کنال چک نمبر ۵ ج ب سٹھیالہ ضلع فیصل آباد مالیتی ۔/۱۴۰۰۰۰ روپے۔ (۲) رہائشی مکان برقبہ ۹ مرلہ واقع حسین آباد نزد اقبال ٹاؤن لاہور مالیتی ۔/۳۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۴۳۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۔/۲۵۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ غلام محمد ۴۴ ا۔بی۔ ۴۲ حسین آباد نزد اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد لطیف وصیت نمبر ۲۴۴۶۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید منظور احمد وصیت نمبر ۲۶۰۷۸

مسل نمبر ۲۸۲۷۶ میں نجمہ سعید بٹ زوجہ سعید احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن III/D-1/216 گرین ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱۲-۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۔/۲۰۰۰ روپے۔ (۲) زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی سولہ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت خوراک پوشاک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نجمہ سعید بٹ III/D-1/216 گرین ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ خواجہ منظور احمد مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سعید احمد بٹ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۷۷ میں شمیم اختر ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم گوندل جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عیسےٰ آباد لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۶-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی ۔/۴۰۰۰ روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان اور روس کے مشترکہ کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ کئی شعبوں میں تعاون پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ یہ فیصلہ رشین فیڈریشن کے نائب صدر مسٹر الیگزینڈر روسکی کے حالیہ دورہ پاکستان کے اختتام پر کیا گیا ہے۔ رشین فیڈریشن نے افغانستان میں عبوری اسلامی حکومت قائم کرنے اور مستقل حکومت کے لئے انتخابات اور ریفرنڈم کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ رشین فیڈریشن کے نائب صدر نے کہا ہے کہ ہم کابل حکومت کو صرف خوراک اور ایندھن دے رہے ہیں انہوں نے شکوہ کیا کہ افغان مجاہدین نے ماسکو میں وعدہ کے مطابق روسی جنگی قیدی رہا نہیں کئے

○ معتبر ذرائع کے مطابق امریکہ میں اینٹی اسحق سرکل قائم کر دیا گیا ہے کیونکہ امریکہ کے خیال میں پاکستان کی اینٹی امریکن پالیسیوں کی وجہ صدر اسحق خان کا سخت رویہ ہے۔

○ تربیلا ڈیم میں فنی خرابی سے پورے پنجاب میں اتوار کی شام ایک گھنٹے سے تین گھنٹے تک بجلی بند رہی۔

○ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے خبردار کیا ہے کہ بجٹ میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ ریکارڈ شرح تک پہنچ گیا ہے اس کی وجہ سے قیمتوں میں دگنا اضافہ مہنگائی اور افراط زر سے تباہی آسکتی ہے۔ سٹیٹ بنک نے اپنی سالانہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ جون ۱۹۹۰ء میں پاکستان پر ۴۷۳ ارب روپے کا قرضہ تھا جو اب بڑھ کر ۴۴۰ ارب روپے ہو گیا ہے۔

○ سابق سپیکر قومی اسمبلی ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ موجودہ حکمرانوں سے نجات کے لئے مارشل لاء کا مطالبہ ذہنی بے چارگی ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر خزانہ نواب اسلم رئیسانی نے کہا ہے کہ امریکہ اور بھارت کی مشترکہ جنگی مشقیں پاکستان کے لئے خطرناک ہو سکتی ہیں۔

○ لاہور میں بیگم نصرت بھٹو کی موجودگی میں ایک انتخابی جلسے میں ہنگامہ ہو جانے سے ایک خاتون سمیت ۴ افراد زخمی ہو گئے بیگم نصرت بھٹو نے ہنگامہ آرائی کا الزام مسلم لیگی کارکنوں پر عائد کیا ہے۔

○ رشین فیڈریشن کے نائب صدر صدر اسحق کے نام صدر مسٹر بورس ییلسن کا ایک خط لائے ہیں جس میں پاکستان سے دوستی کی خواہش ظاہر کی گئی ہے۔ رشین فیڈریشن کی طرف سے علاقائی مسئلوں پر پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ واپڈا نے ملک بھر میں بغیر اعلان کے لوڈ شیڈنگ شروع کر رکھی ہے دیہات میں ۲۰ گھنٹے تک بجلی بند رہتی ہے۔

○ سابق وزیر اعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ سندھ میں حالات جوں کے توں ہیں۔

○ سندھ نیشنل فرنٹ کے چیئرمین ممتاز علی بھٹو نے کہا ہے کہ اسمبلیوں کی نشستوں کی خاطر پیپلز پارٹی سے اتحاد کر لینا سندھ سے غداری ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے نئے آئین کا مطالبہ کر کے وہی بات کہی ہے جس پر ہمیں پارٹی سے نکال دیا گیا تھا۔

○ گوجرانوالہ میں پاکستان اور سری لنکا کے درمیان دوسرا کرکٹ ٹیسٹ گراؤنڈ گیلی ہونے کی وجہ سے تیسرے دن نہ ہو سکا۔ واضح رہے کہ دوسرے دن بارش کی وجہ سے کھیل نہیں ہوا۔ اور پہلے دن کا کھیل صرف چند گھنٹوں پر مشتمل تھا۔

غیر ملکی خبریں

○ جارجیا، روس کی ریاستوں میں سے وہ واحد ریاست ہے جس نے روسی دولت مشترکہ میں شمولیت نہیں کی روسی فیڈریشن کے صدر مسٹر بورس ییلسن جارجیا میں انسانی حقوق کی خراب صورتحال کی وجہ سے اس کی دولت مشترکہ میں شمولیت کے خلاف ہیں۔

○ روس کے اثاثوں کی تقسیم شروع ہو گئی ہے۔ رشین فیڈریشن کے صدر مسٹر بورس ییلسن نے ایٹمی ہتھیاروں کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ ۱۱ سوویت جمہوریتیں مکمل آزاد ملک بن گئی ہیں۔ ان کی کوئی مرکزی حکومت نہیں ہو گی۔ فوجی سیاسی سماجی اور اقتصادی معاملات طے کرنے کے لئے کونسلوں کا قیام کر دیا گیا ہے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ سوویت جمہوریاؤں سے مکمل تعاون کرے گا۔

○ بھارت کی راجیہ سبھا میں زبردست ہنگامہ آرائی کے بعد بھارتیہ جنتا پارٹی کے اراکین واک آؤٹ کر گئے۔

○ ایران کے مذہبی رہنما آیت اللہ خامنہ ای نے کہا ہے کہ سوویت یونین کا خاتمہ اللہ کے وجود سے انکار کی وجہ سے ہوا ہے انہوں نے کہا کہ ایران ان جمہوریتوں کو تسلیم کرنے کو تیار ہے۔

○ سابق سوویت یونین کے صدر مسٹر گورباچوف کو امریکہ کی کئی یونیورسٹیوں نے "نوکری" کی پیشکش کی ہے۔

بقیہ ص۷ سے آگے

۵۰۰/- روپے۔ (۳) فروخت شدہ زمین مالیتی ۹،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ۔ شمیم اختر مکان نمبر ۱۰۶ LDA سکیم عیسیٰ آباد عقب تھانہ مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نذیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد خلیل مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۱۴۔ گنج مغلپورہ لاہور۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

ضرورت ڈرائیور
ایسے ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو ٹریکٹر۔ پک اپ (پرائیویٹ) چلا سکے ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ دیہی علاقہ میں رہنا ہو گا امیر حلقہ کی تصدیق ضروری ہے
رابطہ
چوہدری منور حفیظ سلہری فون ۰۴۳۴۴ / ۲۰۰۴
مڑاڑہ خاص تحصیل و ضلع نارووال

ٹائر پنکچر کا
سامان برائے فروخت
• کمپریشر • ویلڈنگ پلانٹ
• دو عدد ڈرل مشین۔
• جیک، بھٹی، موس چائنا سیٹ اور پائپ ڈائی دیسی وغیرہ وغیرہ
فوری رابطے کے لئے
سلطان علی ولد چوہدری رحمت علی
مکان ۲۶ محلہ دار الیمن وسطی ربوہ فون ۶۶۵ کوڈ نمبر ۰۴۵۲۴

قالین بنانے والے دوست متوجہ ہوں
ایسے دوست جو چھوٹے پیمانہ پر سوتری قالین ۱۶/۱۶ کوالٹی بناتے ہوں۔ اچھے ریٹوں پر آرڈر پر قالین تیار کرنے کیلئے خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔
(چوہدری) منور حفیظ معرفت عباس کارپوریشن
۱۷۔ عابد مجید روڈ
لاہور۔ کینٹ

خوشخبری
• نصرت جہاں اکیڈمی کی تمام کتب بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔
رؤف کاپی ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

پتہ